قسط اول

امام ابوالحسن علی کسائی

محمد الیاس الاعظمی ایم۔ اے

امام ابوالحسن علی کسائی تبع تابعین میں سے ہیں نحو اور لغت و عربیت اور خاص طور پر قرآن میں ان کا مرتبہ اس درجہ بلند ہے کہ وہ ان کے امام کہلاتے ہیں قراء سبعہ کے یہ سب سے آخری ساتویں یعنی پہلے قاری ہیں یہ جب تک زندہ رہے قرآن پاک کی خدمت کی ان سے بے شمار طالبان علم نبوی نے اپنی علمی و دینی پیاس بجھائی اس لئے ان کی زندگی کے حالات و واقعات اور مختلف النوع خصوصیات و امتیازات کو قدرے تفصیل سے قلمبند کیا جاتا ہے۔

نام و نسب علی نام، ابوالحسن کنیت، کسائی لقب و نسب اور شجرۂ نسب مندرجہ ذیل ہے:۔ سیدنا ابوالحسن علی بن حمزہ بن عبداللہ بن قیس (بہمن) بن فیروز اسدی کوفی نحوی کسائی۔[1]

نسبتیں: امام ابوالحسن علی کسائی، کسائی، اسدی، نحوی اور کوفی کی نسبتوں سے مشہور ہیں کسائی سے مشہور ہونے کی چار وجہیں بیان کی گئی ہیں۔

۱۔ عالم جوانی میں کمبل کی تجارت کرتے تھے اور کمبل کو عربی زبان میں کسا کہتے ہیں چنانچہ کسا کی خرید و فروخت کی بنا پر کسائی سے مشہور ہو گئے۔

۲۔ حج بیت اللہ شریف میں احرام کا یعنی کمبل کا باندھا تھا اس لئے کسائی سے مشہور ہوئے علامہ شاطبی اپنے قصیدہ میں فرماتے ہیں؛

وَاَمَّا عَلِیٌّ فَالْکِسَائِیُّ نَعْتُهُ   لِمَا کَانَ فِی اِحْرَامِ فِیْهِ تَسَرْبَلَا

ترجمہ:۔ امام ابوالحسن علی کسائی جو ہیں ان کی صفت کسائی ہے اس وجہ سے کہ انہوں نے وقت احرام میں کمبل پہنا تھا۔

[1] تہذیب التہذیب ج ۷، ص ۳۱۳ و شجرہ سبعہ قرأت ص ۱۴ و شرح سبعہ قرأت ص ۴۱ و دائرہ معارف اسلامیہ (انسائیکلوپیڈیا آف اسلام) ج ۱۷، ص ۲۶۵۔

عبداللہ بن موسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے کسائی سے پوچھا کہ آپ کو کسائی کیوں کہا جانے لگا تو انھوں نے فرمایا لانی احرمت فی کساء میں نے احرام کمبل میں باندھا تھا۔ ۱ے

۲۔ وہ امام حمزہ کے شاگرد ہیں ان کے درس میں کسا یعنی کمبل اوڑھ کر بیٹھتے تھے امام حمزہ فرمایا کرتے تھے کہ اس کمبل والے کو میرے پاس لاؤ، امام اہوازی کا بیان ہے کہ میرے نزدیک اسلب بالصواب یہی ہے۔ ۲ے

۳۔ کسائی جہاں مقیم تھے اس جگہ کا نام کسا تھا اس لئے کسائی کے نام سے مشہور ہوئے مولانا اسحاق صاحب لکھتے ہیں۔

"انھیں کسائی اس لئے کہتے ہیں کہ یہ ایک خاص قسم کے لباس اور حلیے سے آراستہ و پیراستہ رہتے تھے ... ایک قول یہ ہے کہ جس گاؤں کے رہنے والے تھے اس کا نام کسا تھا اس لئے کسائی کہلائے۔" ۳ے

ان دونوں وجہوں کو لکھنے کے بعد مولانا اسحاق صاحب نے لکھا ہے کہ پہلی توجیہ زیادہ صحیح ہے ۴ے علامہ ابن القاصح بغدادی تحریر فرماتے ہیں۔

قیل لہ الکسائی من اجل انہ احرم فی کساء ۵ے	ان کو کسائی اس لئے کہا جاتا ہے کہ انھوں نے ایک چادر میں احرام باندھا تھا۔

اندلس کوفی نحوی اس بنا پر کہے جاتے ہیں کہ بنو اسد کے آزاد کردہ غلام کوفہ کے رہنے والے اور فن نحو کے امام بلکہ اس فن کے بانی تھے۔

ولادت و وطن امام ابوالحسن علی کسائیؒ کی ولادت ۱۱۹ھ میں بزمانہ خلیفہ ہشام بن عبدالملک اموی کوفہ میں ہوئی ۶ے اور یہیں پرورش و پرداخت بھی ہوئی اصلاً فارسی النسل

۱ے تذکرۃ النحاۃ ص ۱۵ ۲ے ابراز المعانی ص ۲۴، ۲۵

۳ے مولانا اسحاق مضمون چند قراء ماہنامہ المعارف لاہور رجب ۱۹۶۹ء ص ۲۹ ۴ے ایضاً ۵ے سراج القاری المبتدی ص ۱۲ ۶ے الدروس النحویہ ص ۸۲ اکسائی کا سنہ پیدائش تذکرہ وتراجم کی کتابوں میں نہیں ملتا بعض کتابوں میں انکی عمر ستر سال بتائی گئی ہے اس لحاظ سے ان کا سنہ پیدائش ۱۱۹ھ ہوتا ہے۔

سواد عراق کے باشندے اور امام محمد بن حسن شیبانیؒ کے خالہ زاد بھائی تھے۔

تحصیل علم کوفہ میں امام حمزۃ الزیات کوفی سے قرأت قرآن کی تعلیم حاصل کی بعدازاں علم نحو کے حصول میں سرگرداں ہوئے تو کوفہ میں ابوجعفر رواسی سے، بصرہ میں امام نحو خلیل بن احمد اور معاذ بن الہراء سے اس علم کی تحصیل و تکمیل کی امام حمزۃ سے چار مرتبہ قرآن کریم کی قرأت کی اور قرأت قرآن کریم میں ایک طرز خاص کے موجد ہوئے اور قراء سبعہ میں شمار ہوا بعدازاں نحو اور قرأت دونوں میں بڑا کمال پیدا کیا۔

اساتذہ و شیوخ امام ابوالحسن علی کسائی کو جن حضرات سے شرف تلمذ حاصل تھا ان کا شمار وقت کے مشاہیر میں ہوتا ہے امام حمزۃ الزیات کوفی (قراء سبعہ میں چھٹے قاری) ان کے شیخ تھے کسائی نے ان سے قرأت سیکھی مذاکرہ کیا وہ کسائی پر مکمل اعتبار کرتے تھے اور اپنے درس میں شریک لوگوں سے فرماتے تھے کہ اس صاحب حلہ و لباس کی طرف رجوع کرو اور ان سے پوچھو امام حمزہ کوفی کی وفات کے بعد کوفہ میں قرأت قرآن کی امامت و پیشوائی انھیں کو حاصل ہوئی علامہ دانی کا بیان ہے کہ امام کسائی کی قرأت کا ماخذ و سرچشمہ امام حمزہ کی قرأت ہے۔

ان کے معلوم و مشہور اساتذہ و شیوخ مندرجہ ذیل ہیں :۔

شیوخ قرأت: امام حمزہ کوفی، قاضی محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ انصاری، عیسیٰ بن عمر ہمدانی اعمش، ابوبکر بن عیاش الاسدی، طلحہ بن مصرف، اسماعیل بن جعفر انصاری، زائدہ بن قدامہ اور امام اعظم ابوحنیفہ[1]

شیوخ حدیث:۔ امام ابوالحسن علی کسائی نے حدیث پاک کا بھی سماع کیا تھا اس سلسلہ میں جن سے شرف تلمذ حاصل ہے ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

امام سفیان بن عیینہ، سلیمان بن ارقم، امام جعفر الصادق، اور العرزمی وغیرہ[2]

شیوخ نحو: امام نحو خلیل بن احمد نحوی، ابوجعفر رواسی اور معاذ بن الہراء وغیرہ[3]

---

[1] تہذیب التہذیب ج ۷ ص ۳۱۳ و سوانح قراء سبعہ ص ۱۴۰ شرح سبعہ قرأت ص ۴۱

[2] ایضاً والمدارس النحویہ ص ۱۵۳ و طبقات النحویین [3] ایضاً

سلسلۂ قرأت امام ابوالحسن علی کسائی نے امام حمزۃ الزیات کوفی کے علاوہ عیسٰی بن عمر المعروف سے بھی سند لی جن کا سلسلہ ابراہیم نخعی علقمہ بن قیس اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے واسطوں سے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچتا ہے [1]

تلامذہ امام ابوالحسن علی کسائیؒ کے تلامذہ نامور ائمہ اور خلیفہ بھی شامل ہیں خلیفہ ہارون رشید ان کے شاگرد تھے خلیفہ کے صاحبزادوں امین اور مامون کو بھی انھوں نے علوم قرآنیہ کی تعلیم دی تھی ان کے علاوہ بغداد میں ان کا فیض عام تھا ان کے جن نامور تلامذہ کے نام معلوم ہوسکے وہ یہ ہیں :

ابوالحارث لیث بن خالد، ابوعمر حفص داری، نصیر بن یوسف، قتیبہ بن مہران، احمد بن سرتج ابوعبید القاسم بن سلمان، یحیٰی بن زیاد الفراء، خلف بن ہشام، یحیٰی بن معین وغیرہ [2]

کسائی کے اول الذکر دونوں شاگردوں سے کسائی کی قرأت کی اشاعت و ترویج ہوئی۔

قرأت میں درجہ و مرتبہ فن قرأت میں قدر و منزلت کے اعتبار سے وہ امام القراء تھے ابن معین کا بیان ہے کہ "میں نے اپنی آنکھوں سے امام کسائی سے زیادہ عمدہ پڑھنے والا نہیں دیکھا۔

ابن الانباری کا بیان ہے کہ" قرأت عربی ادب اور لغت میں اعلم الناس تھے علامہ سیوطیؒ نے امام ابن حجر مکی کے حوالے سے لکھا ہے کہ ابوعمرو اور کسائی کی قرأت سب قرأتوں سے زیادہ فصیح ہے صاحب تہذیب کا بیان ہے کہ کسائی بغداد میں علم قرأت و تجوید کے امام تھے" [3]

امامت و مرجعیت امام ابوالحسن علی کسائی کی شخصیت اپنے گوناگوں امتیازات و کمالات کی بنا پر مرجع خلائق بن گئی تھی کوفہ کے منبر پر بیٹھ کر درس دیا کرتے تھے اور ایک جم غفیر ان سے اخذ قرأت قرآن کیا کرتا تھا اپنے استاذ امام حمزۃ الزیات کوفی

---

[1] سراج القاری المبتدی ص ۱۲ [2] تہذیب التہذیب ج ۷ ص ۳۱۳ و مضمون چند قرار ماہنامہ المعارف لاہور مارچ ۱۹۶۹ء ص ۲۹ و شرح سبعہ قرأت ص ۴۲ و نزہۃ الالباء۔

[3] تہذیب التہذیب ج ۷ ص ۳۱۳۔

کی وفات کے بعد مسند کوفہ پر متمکن ہوئے امام القرار اور امام النحو کے القابات سے نوازے گئے
ابن مجاہد کا بیان ہے کہ وہ اپنے زمانہ میں قرأت میں لوگوں کے امام تھے۔ ؎۱ ابوالطیب لغوی
کا بیان ہے کہ:۔ "کسائی اہل کوفہ کے عالم اور ان کے امام تھے اہل علم کا مرجع اور ان کے مصلح
تھے" ؎۲

قرأت اور نحو تذکرہ نگاروں نے نحو اور قرأت کا ذکر ایک ہی جگہ کیا ہے قرن اول میں ہر قاری نحوی ہوتا تھا درحقیقت قرأتوں کے اختلافات ہی نے قاریوں کے اندر یہ جذبہ و حوصلہ پیدا کیا کہ وہ نحو کے اصول و ضوابط منضبط کریں تاکہ قرار کرام قرآن پاک کی تلاوت میں کلمات قرآن اصلیت محل اور اعراب سمجھ سکیں قابل ذکر امر یہ ہے کہ بصرہ کے وہ تمام نحوی جو ابن اسحاق کے بعد کے ہیں ان سب کا تعلق قرار سے تھا یعنی وہ قاری تھے قرار سبعہ کے اکثر قاری نحوی ہیں مثلاً کسائی کے علاوہ ابوعمرو زبان بن العلار امام حمزۃ الزیات کوفی، امام عاصم کوفی وغیرہ۔

قرار سبعہ کے علاوہ اور بھی بہت سے قرار نحوی تھے جیسے ابن ابی اسحاق حضرمی، عیسیٰ بن عمر، خلیل بن احمد، یونس بن حبیب وغیرہ یہ سب قرار سیبویہ بھی قرأتوں کے ماہر تھے اپنی تصنیف الکتاب میں وہ اکثر قرأتوں سے بحث و تعرض کرتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

؎۱ کتاب التبصرہ ص ۱۲۴   ؎۲ بحوالہ الرشاد مئی جون ۱۹۸۰ء ص ۶۹